S_1997_3_432_434

عدالت عظمیٰ کی رپوٹیں **1997** ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

آتمارام زنگاراجی
بنام
ریاست مہاراشٹرا

13 اگست 1997

ایم۔کے۔مکھرجی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

مجموعہ تعزیرات بھارت، 1860:

دفعہ 302 اور 326-نو افراد بشمول اپیل کنندہ پر دفعہ 147، 148، 302/149 اور 341/149 کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا-ٹرائل عدالت نے بری کر دیا-عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو دفعہ 302 (آسان) کے تحت مجرم قرار دیا-منعقد، ریکارڈ پر موجود ثبوت اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ متوفی کو دوسرے ہتھیاروں سے بھی چوٹیں آئیں اور اس کی موت تمام چوٹوں کا نتیجہ تھی-لہذا اپیل کنندہ دفعہ 326 کے تحت جرم کا مجرم ہوگا کیونکہ اس نے متوفی کو شدید چوٹ پہنچائی تھی-دفعہ 302 کے تحت سزا کو کالعدم قرار دیا-اپیل کنندہ کو دفعہ 326 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور سزا سنائی گئی۔6 سال کی سخت قید۔

کرشنا بنام ریاست مہاراشٹر، اے آئی آر (1963) ایس سی 1413، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1994 کی فوجداری اپیل نمبر 118۔

1988 کے Crl.A نمبر 225 میں بمبئی عدالت عالیہ کے کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے وی۔این۔گنپولی، محترمہ سشما منچندا۔

جواب دہندہ کے لیے ڈی۔ایم۔نرگولکر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ہمارے سامنے اپیل کنندہ آتمرام زنگاراجی سمیت نو افراد کو درج ذیل الزامات کا جواب دینے کے لیے ایڈیشنل سیشن جج اکولا کے سامنے مقدمہ چلایا گیا:

" کہ جون 1987 کے 5 ویں دن یا اس کے آس پاس سوالی گاؤں میں تقریباً 3 بجے آپ نے ملزم نمبر 1 سے 9 پر الزام لگایا غیر قانونی مجمع کے رکن تھے اور اس طرح کی مجمع کے مشترکہ مقصد کے تحت مجمع کے مشترکہ مقاصد کو برائے کار لانے کے لے بلوگری کا جرم کیا اور اس طرح تعزیرات مجموعہ تعزیرات بھارت

147 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔

دوم، مندرجہ بالا دن کی تاریخ، وقت اور جگہ پر آپ نے نمبر 1 سے 9 تک پر الزام لگایا کہ وہ ایک غیر قانونی مجمع کے رکن تھے اور اس طرح کی اسمبلی کے مشترکہ مقصد کے عملانے کے لے قانونی کارروائی کرتے تھے، یعنی۔ پرہلادمہادوانگولے کی موت کا سبب بننے کے لیے، بلوگری کا جرم کیا اور جب آپ لاٹھیوں، کلہاڑیوں، کھجروں وغیرہ جیسے مہلک ہتھیاروں سے لیس تھے اور اس طرح تعزیرات مجموعہ تعزیرات بھارت 148 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔

تیسرا، مندرجہ بالا دن کی تاریخ اور وقت اور جگہ پر، آپ نے ملزم 1 سے 9 پر الزام لگایا۔ تک آپ کے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھاتے ہوئے پرہلادمہادوانگولے کی جان بوجھ کر یا جان بوجھ کر اس پر چھڑی، کلہاڑی، تلوار جیسے ہتھیاروں سے حملہ کر کے اور وہاں قتل کر کے موت کا سبب بنا، جیسا کہ آئی پی سی کی دفعہ 304 کے تحت قابل سزا جرم ہے۔ آئی پی سی کی دفعہ 149 کے سات پڑھیں۔

چوتھا، مندرجہ بالا دن، تاریخ اور وقت اور جگہ پر آپ نے این اوز 1 سے 9 تک، پر الزام لگایا۔ آپ کے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھاتے ہوئے ہیرامن، متوفی پرہلاد اور اس کی ماں کملا بائی کو پولیس اسٹیشن جانے سے غلط طریقے سے روکا اور اس طرح آئی پی ضابطہ کی دفعہ 341 آر/ ڈبلیو 149 کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا۔"

مقدمے کی سماعت کے اختتام پر جج نے انہیں تمام الزامات سے بری کر دیا اور اس طرح مدعا علیہ ریاست مہاراشٹر نے اپیل کو ترجیح دی۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے بری ہونے کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اور اسے دفعہ 302 آئی پی سی (آسان) کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے اور دیگر آٹھ افراد کے بری ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے اپیل کو نمٹا دیا۔ لہذا اپیل کنندہ کے کہنے پر یہ قانونی اپیل۔

عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو دیکھنے پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے پورے شواہد بذریعے دوبارہ جائزہ لیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے ٹھوس اور قائل وجوہات پیش کی ہیں کہ ٹرائل عدالت کے نتائج، جہاں تک وہ اپیل کنندہ کو بری کرنے سے متعلق ہیں، متضاد تھے۔ عدالت عالیہ کے مذکورہ بالا نتیجے سے ہم مکمل قرارداد ہیں۔ جہاں تک دیگر ملزموں کا تعلق ہے، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ چشم دید گواہوں کا یہ دعوی کہ وہ بھی قتل میں ہوئے تھے، ایک بہتری تھی اور ٹرائل عدالت نے انہیں بری کرنے میں مکمل طور پر جواز پیش کیا۔

اگلا سوال جو ہمارے عزم کے لیے آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا، دیگر تمام افراد کے بری ہونے کی تصدیق کرنے کے بعد، عدالت عالیہ اپیل کنندہ کو دفعہ 303 آئی پی سی (آسان) کے تحت مجرم قرار دے سکتی

ہے۔ملزم کے خلاف بنائے گئے الزامات (پہلے حوالہ دیا گیا) اور استغاثہ کی طرف سے انہیں گھر لانے کے لیے پیش کیے گئے شواہد واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس کے مقدمے کے مطابق، ٹرائل عدالت کے سامنے پیش کیے گئے نو افراد- اور کوئی اور نہیں، یا تو نامزد یا نامعلوم، (کم از کم پانچ یا اس سے زیادہ افراد)- نے غیر قانونی اسمبلی تشکیل دی، جس کے نتیجے میں دیگر آٹھوں کو بری کرنے کے نتیجے میں اپیل کنندہ کو دفعہ 149 آئی پی سی کی مدد سے مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکا۔ خاص طور پر، درج ذیل عدالتوں کے مشترکہ نتائج کے پیش نظر کہ دیگر آٹھ افراد کسی بھی طرح سے زیر بحث جرائم میں ملوث نہیں تھے۔۔

یہی اصول تب لاگو ہوگا جب کسی شخص پر دفعہ 34 آئی پی سی کی مدد سے مقدمہ چلایا جائے۔ کرشنا بنام ریاست مہاراشٹر، اے آئی آر (1963) ایس سی 1413 کے معاملے میں اس عدالت چار ججوں کے بنچ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جب چار ملزموں پر ایک مخصوص الزام پر مقدمہ چلایا جائے کہ صرف انہوں نے اپنے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے قتل کیا اور ان میں سے تین کو بری کر دیا جائے تو چوتھے ملزم کو دفعہ 34 آئی پی سی کی مدد سے مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ قانون کا اثر یہ ہوگا کہ جو لوگ اس کے ساتھ تھے انہوں نے قتل کرنے میں چوتھے ملزم کے ساتھ مل کر کام نہیں کیا۔

کسی بھی یا مذکورہ بالا حالات میں اس لیے واحد مجرم کو صرف اس حقیقت کے ثبوت پر کہ اس کا انفرادی عمل متاثرہ کی موت کا سبب بنا، دفعہ 302 آئی پی سی (آسان) کے تحت مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، وہ صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہوگا۔ فوری معاملے میں، ریکارڈ پر موجود شواہد یہ ثابت نہیں کرتے کہ صرف اپیل گزار کی وجہ سے لگنے والی چوٹیں موت کا سبب بنیں؛ اس کے برعکس چشم دید گواہوں کے شواہد اور پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ متوفی کو دوسرے ہتھیاروں سے بھی چوٹیں آئیں اور اس کی موت تمام زخموں کا نتیجہ تھی۔ لہذا اپیل کنندہ دفعہ 326 آئی پی سی کے تحت جرم کا مجرم ہوگا کیونکہ اس نے جمبیا (ایک تیز کاٹنے والا آلہ) کی مدد سے متوفی کو شدید چوٹ پہنچائی تھی۔

مذکورہ بحث کے لیے ہم اپیل کنندہ کے خلاف دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت درج کی گئی سزا اور سزا کو ایک طرف رکھتے ہیں، اسے دفعہ 326 آئی پی سی کے تحت مجرم قرار دیتے ہیں اور اسے چھ سال کی سخت قید کی سزا دیتے ہیں۔ اس طرح اپیل کو نمٹا دیا جاتا ہے۔

آر۔ پی۔

اپیل نمٹا دی گئی۔